دارالافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ١٠٦٩٨ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 24391 — نام محمد وسیم اختر — مطلوب معجل

تاریخ 1/17/2015 — پتہ کوریا

رابطہ نمبر — موضوع احکام نکاح

ای میل — کاتب احمد معاذ

اسلام علیکم ؟ محترم جناب عرض گزارش ھے کہ آجکل نکاح کے بعد (رخصتی میں مدت درکار ھیں) عام طور پر لڑکي والوں کي طرف سے دعوت یا عشائیہ کا اهتمام کیا جاتا ھے ؟ کیا ایسی تقریب میں لڑکے کا اپنے اھل و عیال کے ساتھ شرکت کرنا شرعی اعتبار سے جاہز اور دورست ھے یا ایسی رسومات کا اسلام اور شریعت سے کوئ تعلق نہیں ؟ برائے مهرباني اس مسلے کي قرآن و حدیث کي روشني میں راهنمائ فرمایے ؟ جزاک اللہ خیر

الجواب حامداً ومصلیاً

لڑکی والوں کا اپنی بچی کے نکاح کی خوشی میں دعوت کا پروگرام کرنا شرعاً سنت یا لازم نہیں البتہ وہ اپنی حسب استطاعت اس کا اہتمام کرلیں اور مجلس طعام میں کسی غیر شرعی امر کا ارتکاب بھی نہ ہو تو اس میں بچوں کو لیکر شریک ہونے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں تاہم محض رسم ورواج کی بناء پر قرضے اٹھا کر پرتکلف دعوتیں کرنا درست نہیں۔ اس سے اجتناب لازم ہے

لمافی صحیح البخاری: وعن انس بن مالك رضي الله عنه .... وكان اول ما أنزل في مبتنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش رضی الله عنها اصبح النبي بها عروسا فدعا القوم فأصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقى رهط منهم عند النبي صلى الله عليه وسلم. الحديث (ج٢ ص ٧٧٦) -

وفيه ايضا: عن انس بن مالك قال ابصر النبى صلى الله عليه وسلم نساء وصبيانا مقبلين من عرس فقام ممتنا فقال انتم من احب الناس إلي (ج٢ ص ٧٧٨) -

وفى الهندية: ووليمة العرس سنة وفيها مثوبة عظيمة وهي إذا بنى الرجل بامرأته ينبغي ان يدعو الجيران والأقرباء والأصدقاء ويذبح لهم ويصنع لهم طعاما. (ج٥ ص ٣٤٣) - والله أعلم

احمد معاذ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی 16
٤/ ربیع الثانی ١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٤/٤/١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
بندہ [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
٥/ ربیع الثانی ١٤٣٦

نائب رئیس — دارالافتاء جامعۃ بنوریۃ العالمیۃ

دارالافتاء ٢٤٣٩١ — ٥/٤/١٤٣٦ھ

26/1/15